افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء

وہ وقت آ گیا ہے جب ہمارا قدم نہایت بلند مقام کی طرف اُٹھے گا یا نیچے گر جائے گا

(تقریر فرمودہ ۲۶ ؍دسمبر ۱۹۴۴ء برموقع افتتاح جلسہ سالانہ قادیان)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہم پھر ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لَبَّیۡکَ کہتے ہوئے اُس کے دین کی خدمت اور اُس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی عقیدت کے پھول پیش کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آج وہ حسین ترین چہرہ جس سے سورج اور چاند روشن ہیں دنیا کی نگاہوں میں تاریک نظر آ رہا ہے۔ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان سب کی نگاہیں آج اُس چہرہ سے ہٹ کر دوسری چیزوں پر پڑ رہی ہیں۔ وہ محبت اور وہ اخلاص اور وہ تعلق جو کسی زمانہ میں مسلمانوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا آج اِس میں بے انتہاء کمی آ چکی ہے۔ ایک وقت جس کے معمولی اشارے پر لوگ بڑھ بڑھ کر اپنی جانیں قربان کرنے میں فخر سمجھتے تھے آج اُس کی آواز اور اُس کی پکار کو سننے کے لئے بھی کان تیار نہیں ہیں۔ آسمان سے اور عرش سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پکارتا ہے اور جنت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح آوازیں دے رہی ہے مگر مسلمان ہیں کہ اپنے کانوں میں روئی ڈالے ہوئے ہیں نہ اِن پر عرش کی پکار کا اثر ہوتا ہے اور نہ جنت کی آوازیں سنتے ہیں۔ یا سُن سکتے ہی نہیں بلکہ لہو ولعب اور دنیا کے کاروبار سے انہیں فرصت ہی نہیں۔ کفر روز بروز اسلام کو کھائے جا رہا ہے، اسلامی روحانیت کُچلی گئی ہے، شیطان پھر آزاد ہو

گیا ہے اور اُس نے پھر اسلام پر حملہ شروع کر دیا ہے۔ مسلم ہر جگہ اور ہر میدان میں اور ہر ملک میں اور ہر علاقہ میں شکست کھا رہا ہے، اسلام کا جھنڈا سرنگوں ہو رہا ہے اور کفر کا جھنڈا اونچے مقام پر لہرا رہا ہے مگر پھر بھی مسلمانوں کے دلوں میں کوئی جوش، کوئی حرارت اور کوئی غیرت پیدا نہیں ہوتی۔ اسلام دن بدن کمزور ہو رہا ہے اور روز بروز گرتا جا رہا ہے ایسی حالت میں صرف اور صرف ایک ہی جماعت ہے جس نے اسلام کی امداد اور حفاظت کا بیڑہ اُٹھایا ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔

آج سے پچاس سال پہلے اسلام کی خدمت اور حفاظت کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا اور آج کے دن تک کوئی گھڑی، کوئی لمحہ اور کوئی ساعت ایسی نہیں گزری کہ جس میں آپ یا آپ کی جماعت کی طرف سے اسلام کی خدمت نہ ہوئی ہو مگر جس حالت میں اِس وقت آپ کی جماعت ہے اِس کی تعداد اور طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کمزور اور قلیل التعداد جماعت زبردست اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے کفر کو زیر کر لے گی اور اِس پر غالب آ جائے گی لیکن خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں اور کوئی طاقت اِن کو روک نہیں سکتی۔ ہمیں وہ نظارے بھی یاد ہیں جب دو چار آدمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے اور آج ہم یہ نظارہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں، دنیا کی ہر قوم میں، ہر نسل میں اور ہر زبان بولنے والوں میں احمدی موجود ہیں اور اِن میں ہمت اور اخلاص اور فداکاری کے جذبات اعلیٰ درجہ کے پائے جاتے ہیں اور وہ قربانی کے انتہائی مقام پر پہنچے ہوئے ہیں۔ آج خدا تعالیٰ کا ہاتھ اِن کو روک رہا ہے ورنہ وہ آگے بڑھ کر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پروانے موجود ہیں شمع ہی انہیں قربان ہو جانے سے روک رہی ہے اور وہ جل جانے کی خواہش اور تمنا میں جل رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت تھوڑی سے بڑھ کر اَب اِس مقام پر پہنچ چکی ہے اور اِتنا وسیع کام اِس کے سامنے ہے کہ جو قومیں اِس مقام پر پہنچ جاتی ہیں وہ یا تو اوپر نکل جاتی اور سب رُکاوٹوں کو توڑ ڈالتی ہیں یا پھر تنزّل کے گڑھے میں گر جاتی ہیں۔ دراصل یہ مقام سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے بہت لوگ یہاں سے جب گرتے ہیں تو پتہ بھی نہیں چلتا کہ کہاں چلے

گئے مگر بہت اِس مقام سے آگے بڑھ کر اِس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ اُنہیں خدا تعالیٰ کا عرش نظر آنے لگتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی باتیں سنتے اور اِس کے خاص انعامات کے مورد بنتے ہیں۔ خدا اُن کا ہو جاتا ہے وہ خدا کے ہو جاتے ہیں۔

پس اِس نازک وقت اور نازک مقام کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں اور آج آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے اور اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ یا تو ہمارا قدم نہایت بلند مقام کی طرف اُٹھے گا یا پھر نیچے کو گر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیّت اور ارادہ کے ماتحت اِس بات کا ارشاد فرمایا کہ مَیں اعلان میں اقرار کروں کہ مَیں وہی ہوں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کے اعلان میں خبر دی ہے اور جس کے متعلق لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

> ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی'' [۱]

پھر فرمایا:۔

> ''تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا'' [۲]

سو خدا تعالیٰ کے اِس ارشاد کے ماتحت مَیں نے پہلے بھی اعلان کیا اور اِس موقع پر بھی اعلان کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اِس پیشگوئی کا میں ہی مصداق ہوں مجھے کسی دعویٰ کی ضرورت نہیں اور کسی عزت کی خواہش نہیں۔ میری تو ایک ہی خواہش ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں جان دے دوں اور محمد ﷺ کی کھوئی ہوئی وراثت آپ کے حضور پیش کر دوں۔

میں نے بارہا اپنے مولیٰ سے التجا کی ہے اور ہمیشہ کرتا رہتا ہوں کہ الٰہی! اگر میری مٹی بھی کسی ذلیل ترین مقام پر پھینک دینے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کچھ خدمت ہو سکتی ہے تو میری کسی لحاظ سے بھی کوئی پرواہ نہ کر اور محمد ﷺ کے مقام کی عزت کے لئے جو بھی قربانی لی

جانی ضروری ہو وہ مجھ سے لے اور مجھے توفیق دے کہ میری زندگی اور میری موت تیرے لئے اور تیرے رسول کے لئے ہو اور میری ہی نہیں میرے دوستوں اور میرے عزیزوں کی زندگیاں بھی اِسی کے لئے ہوں۔ ہم تیرے دین کے لئے تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قائم کرنے والے ہوں۔

پس مَیں اَب دعا کر کے اِس جلسہ کا افتتاح کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے ہمارے دلوں میں کامل یقین اور ایمان پیدا کرے، ہم سب کو روحانی بینائی عطا کرے۔ کوئی ہم میں سے نابینا نہ مرے۔ وہ ہماری آنکھیں اِس طرح کھول دے کہ ہمارے سوتے جاگتے، زندہ رہتے اور مرتے وقت خدا تعالیٰ ہمارے سامنے رہے اور وہ کسی وقت بھی ہم سے مخفی نہ ہو کیونکہ اُس سے ایک منٹ کی دوری بھی تباہی ہے۔ مادی ہزار آنکھ بھی اگر پھوٹ جائے تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں مگر دین کی آنکھ ضائع نہ ہو۔ ہر حسین چہرہ ہم سے اوجھل ہو جائے تو ہو جائے مگر خدا تعالیٰ کا چہرہ اوجھل نہ ہو۔ سب دوست دعا میں شریک ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِس اجتماع کو بابرکت بنائے۔ خدا تعالیٰ کا چہرہ ہمیں اِس شان سے نظر آئے کہ پھر وہ ہم سے اوجھل نہ ہو۔ اسلام کو اِس قدر بلندی حاصل ہو کہ آج جس مقام پر کفر ہے اسلام اِس سے بہت بلند مقام پر پہنچے۔ دنیا کا ایک ہی بادشاہ ہو یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایک ہی خالق اور ربّ ہو یعنی اللہ۔

(تمام مجمع سمیت دعا کرنے کے بعد فرمایا۔)

دوستوں کو میں یاد دلاتا ہوں کہ یہ ایام خاص دعاؤں کے ہیں تمام احمدی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کا کام ہے کہ اپنی جماعت کے سب لوگوں کو دین کے کام میں لگائے رکھیں اور اِدھر اُدھر نہ پھرنے دیں۔

اِسی طرح لجنہ اماء اللہ کو چاہئے کہ عورتوں میں یہ تبلیغ جاری رکھیں کہ نمازوں کی پوری طرح پابندی کریں، دعاؤں میں مصروف رہیں، پردہ کا خیال رکھیں، ایسے ہجوم میں پردہ کا خیال کم رکھا جاتا ہے لیکن اگر ہمارا کام اسلام کو قائم کرنا ہے تو اِسی صورت میں قائم کرنا ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا ورنہ اگر کسی اور شکل میں قائم کریں گے تو یہ اسلام کی

خدمت نہ ہو گی بلکہ اسلام کی دشمنی ہو گی اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم نہ ہوں گے بلکہ آپ کے دشمن ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے افعال سے بچائے جو خدا اور اُس کے رسول کی ناراضی کا موجب ہوں اور ایسے افعال کی توفیق دے جو خدا اور اُس کے رسول کو خوش کرنے والے ہوں۔ (الفضل ۳۰ر دسمبر ۱۹۴۴ء)

۱، ۲ تذکرہ صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷۔ ایڈیشن چہارم